



سوال

(832) غاوند کی لاپرواہی اور ظلم کی وجہ سے گھر چھوڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا شوہر اللہ سے معاف کرے، باوجودیکہ بااخلاق اور اللہ کا خوف رکھنے والا ہے لیکن گھر میں میرا بالکل خیال نہیں کرتا ہے، ہمیشہ تیوری سی پڑھائے رکھتا اور تنگ دل سا رہتا ہے۔ لیکن اللہ جانتا ہے میں محمد اللہ اس کے حقوق ادا کرتی ہوں، ہر طرح راحت اور سکون مہیا کرنے کی کوشش میں رہتی ہوں، اور ہر وہ چیز جو اسے پریشان کر سکتی ہو، اور اس سے دور رکھتی ہوں، اور میرے ساتھ جو اس کا سلوک ہوتا ہے اس پر صبر کرتی ہوں۔ اور جب بھی کوئی چیز طلب کروں یا کوئی بات کروں تو غضب ناک ہو جاتا اور بھڑک اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بات نامعقول اور ردی ہے۔ مگر اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ برا نہیں رہتا ہے، مگر مجھے اس سے ڈانٹ ڈپٹ ہی ملتی ہے۔ اس کیفیت سے میں انتہائی اذیت اور عذاب میں ہوں۔ کئی دفعہ سوچا ہے گھر چھوڑ دوں۔ میں محمد اللہ ایک متوسط درجہ کی تعلیم یافتہ خاتون ہوں، اور اللہ نے جو مجھ پر فرض کیا ہے ادا کرتی ہوں۔ سہارا شیخ! اگر میں گھر چھوڑ دوں، بچوں کی تربیت کروں اور اپنا بوجھ خود ہی اٹھا لوں، تو کہیں گناہ گار تو نہ ہوں گی؟ یا مجھے اسی حال میں اس کے ساتھ نباہ کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ بات چیت، گھر میں شراکت داری اور اس کی مشکلات کے احساس سے بے تعلق ہو جاؤں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں قطعاً کوئی شبہ نہیں کہ میاں بیوی دونوں پر واجب ہے کہ آپس میں بچلے انداز میں زندگی گزاریں، ایک دوسرے سے محبت بھرے انداز میں اور عمدہ اخلاق سے ملیں اور لچھے انداز میں گزارہ کریں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَعَاثِرُوهُنَّ بِالْمَغْرُوفِ

”اور عورتوں کے ساتھ لچھے انداز میں زندگی گزاریں۔“

اور فرمایا

وَأَنْتُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلِمْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّزِجَالِ عَلِيمِينَ دَرَجَاتٍ... ۲۲۸ ... سورة البقرة

”اور ان عورتوں کے بھی حقوق ہیں جیسے کہ ان کے فرائض ہیں، بچلے انداز میں، اور مردوں کو ان پر ایک درجہ فوقیت ہے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

انہِ خُنْ اُخْلِقْ

”نیکی حسن خلق کا نام ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب تفسیر البر والائتم، حدیث: 2553 و سنن الترمذی، کتاب الزہد، باب البر والائتم، حدیث: 2389۔)

اور فرمایا:

لَا تُحْفَزْنَ مِنَ الْمَغْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقْ

”نیکی میں سے ہرگز کسی چیز کو حقیر مت جانو، خواہ یہ ہی ہو کہ تو اپنے بھائی سے کھلتے پھرے سے ملاقات کرے۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب استحباب طلاقۃ الوجه عند اللقاء، حدیث: 2626 و سنن الترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب اکثار ماء المرتقۃ، حدیث: 1833۔)

اور یہ بھی فرمایا کہ:

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اِحْسَنُ خُلُقٍ

”اہل ایمان میں کامل ایمان والا وہی ہے جو ان میں اخلاق میں سب سے بڑھ کر عمدہ ہو۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، حدیث: 4682۔ سنن الترمذی، کتاب الرضا، باب حق المرأة علی زوجها، حدیث: 1162۔)

نیز فرمایا:

خَيْرٌكُمْ خَيْرٌكُمْ لِدِينِهِ، وَ اَنَا خَيْرٌكُمْ لِدِينِي

”تم میں سے بہترین وہی لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے بہترین ہوں اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سے سے بڑھ کر عمدہ ہوں۔“ (فضیلۃ الشیخ نے یہ روایت بالمعنی بیان کر دی ہے۔ بہر حال دیکھیے: سنن الترمذی، کتاب الرضا، باب حق المرأة علی زوجها، حدیث: 1162 و مسند احمد بن حنبل: 472/2، حدیث: 10110۔)

اس کے علاوہ بہت سے احادیث ہیں جن میں عام مسلمانوں کے مابین حسن خلق بہترین انداز میں ملاقات کرنے اور اچھے انداز میں زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تو میاں بیوی اور رشتہ داروں کے مابین تو یہ انداز اور بھی بڑھ کر ہونا چاہئے۔ آپ نے اب تک جو شوہر کی بد خلقی اور بد مزاجی کو صبر و تحمل سے برداشت کیا ہے قابل تعریف ہے۔ اور میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ اور بھی صبر و تحمل اور برداشت سے کام لیں اور گھر نہ چھوڑیں۔ اس میں ان شاء اللہ بہت زیادہ خیر اور انجام محمود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاصْبِرْ وَالْإِنِّ لِلَّهِ مَعَ الصَّابِرِينَ ۥ۶۱ ... سورة الانفال

”صبر سے کام لو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اور فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لِلَّذِينَ يُضِيقُ أَمْرًا الْحَسَنِينَ ۙ ۹۰ ... سورة يوسف



”بلاشبہ جو بندہ تقویٰ شعار ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“

اور فرمایا:

إِنَّمَا لِيُوفِيَ الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ ... سورة الزمر

”صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔“

اور جہاں تک ہو سکے اس کی طرف توجہ کرو اور ایسے الفاظ سے گفتگو کرو جو اس کے دل کو نرم کرنے والے ہوں جن کے نتیجے میں وہ تمہارے ساتھ خوش دلی کا مظاہرہ کرے اور تمہارے حق کا احساس ہو۔ اور دنیاوی ضروریات کا اس سے مطالبہ کرنا پھوڑو اگر وہ از خود لازمی ضروریات مہیا کر رہا ہے۔ اس طرح ان شاء اللہ اس کا دل اور سینہ آپ کے اہم مقاصد کے لیے کھل جائے گا اور انجام کار آپ کو خوشی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح کی نیکیاں کرنے کی اور بھی توفیق دے، آپ کے شوہر کی حالت سدھار دے، اسے راہ حق سچائے، حسن خلق، بشاشت اور حقوق کا خیال رکھنے کی توفیق دے۔ بلاشبہ وہی بہترین مسے ول اور سیدھی راہ کی توفیق دینے والا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 587

محدث فتویٰ